

مُراسلاتِ شامیہ

یعنی

نشین شیخ الحدیث علامہ عبدالحق عثماني مؤلف العالی

کے نام

سیایاتِ حاضر کے متعلق چودہ ہفتاری خطوط اور حضرت مرحوم کو مدد لاجوآ

شائع کردہ نشر و اشاعت آل انڈیا مسلم لیگ
دہلی

قیمت :- ۸ روپے

فہرست مضامین مراسلات سیاسیہ

مکتوب (۱)

صفحہ

- ۳ سوالات از ایم سعید الدین صاحب پیراوی
- ۴ تنہا ہات از حضرت مولانا عثمانی
- ۵ حضرت مولانا کی حمیتہ علامہ ہند سے علیحدگی
- ۶ پاکستان کی حقیقت
- ۷ حمیتہ دہلی کے نادر لائیں ہندوؤں کی غلامی کو کھائیں
- ۸ پاکستان تقسیم ملک کیلئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔
- ۹ مسلمان اور ہندو میں قومی وحدت ناممکن نہیں ہندو
- ۱۰ معاہدہ ملی وحدت ہو سکتی ہے۔

- ۱۱ حمیتہ کا قافلہ لاکھ در لاکھ کا لگے ہیں ان میں سے تو کوئی شجر
- ۱۲ یہ خیال غلط ہے کہ مشرقی ہندوؤں کی تعلقہ کی ملکیت انہوں
- ۱۳ ہندو ہرگز نہیں چاہتے کہ انگریز ہندوستان
- ۱۴ سے چلے (سرحدوں اور موزوں پر پنجاب کے متوال
- ۱۵ ہندو قوم کی ملک کی آزادی میں روڑے اٹھا رہی ہے
- ۱۶ پاکستان مالک اسلحہ کے بھی مفید ہوگا

مکتوب (۲)

- ۱۷ نقل ختم مولانا ابدا الحق صاحب قاسمی امرتسری
- ۱۸ جواب از حضرت مولانا عثمانی
- ۱۹ مسلمانوں کے قومی سیاسی استقلال کی
- ۲۰ دیرپا اسوقت میں مسلم لیگ اس مقصد کیلئے
- ۲۱ اسکو مفید نہ ہوگا کہنا صحیح ہے۔
- ۲۲ مسلم لیگ میں بعض بے دینوں کا جبرور

- ۱ کیساتھ شریک ہو جائے گا اگرچہ غلطی ہو مگر اسکی شرکت
- ۲ و حمایت سے مانع نہیں اور نہ حمایت کرنیوالے غلط اور کامیاب
- ۳ ایسی جماعت کی شرکت حمایت کے متعلق حضرت امام
- ۴ محمد بن حسن مد کی تصریحات۔
- ۵ قادیانیوں کی حمایت لیگ اور اسکی حقیقت
- ۶ کاروباری اسوقت بھی لیگ میں شریک تھے جب حمیتہ
- ۷ دہلی نے اس میں شرکت کی تھی۔
- ۸ مشکلات موجودہ کا صحیح حل
- ۹ مسلم لیگ پر اگر بعض بے دینوں کی شرکت کا الزام
- ۱۰ ہے تو کیا کانگریس اس سے بڑی ہے۔

مکتوب (۳)

- ۱۱ مولانا منظور احمد صاحب نعمانی
- ۱۲ مسلم لیگ کی حمایت اگر جرم ہو تو اسکی پہلی مرتکب
- ۱۳ حمیتہ علامہ ہند دہلی ہے۔
- ۱۴ اصلاح حالات کی بہترین اور واحد صورت
- ۱۵ لیگ کے بعض غیر ذمہ دار افراد کی ناشائستہ
- ۱۶ حرکات کا شکوہ اور انکا جواب حمیتہ علامہ ہند کے
- ۱۷ حامیوں کی حرکات سے موازنہ
- ۱۸ مسلمانوں سے بدگمانی اور ہندوؤں سے حسن ظنی
- ۱۹ علماء کے اقتدار کی بابت ہر غلط فہمی کو ہندوؤں کیساتھ
- ۲۰ مسلمانوں کے خلاف نواز دیتا ہے۔
- ۲۱ بحالت موجودہ مسلم لیگ کی حمایت کانگریس کے مقابلہ میں

کی جاتی ہے۔ اعتراض کی وقت مقابلہ سے
تخلع نظر کر لینا بھاری غلطی ہے۔

مکتوب (۱۴)

مولانا حبیب الرحمن صاحب لہ سیانی کا خط
اور اس کا جواب

مولانا موصوف کا دوسرا خط

جواب از حضرت مولانا عثمانی

مکتوب (۱۵)

از مولانا موصوف مع جواب

مسلم لیگ سے جن خطرات کا اندیشہ کیا جاتا ہے
اگر وہ واقع ہوئے تو اس کے زبرد ارکان گریس
کی حمایت کرنے والے ہیں گے

مسلم لیگ سے سراسر مسلم قوانین کا انڈیشہ کرنے
والے کانگریس کی دل دھماکے کیوں نہیں دیکھتے
کیا کانگریس دینداروں کی جماعت ہے

رہا انفرقا البرا کے قوی شرکت کانگریس کا جواب
اور یہ کہ آج کل کانگریس ۵۸ برس پہلے کی کانگریس نہیں

مکتوب (۱۶)

مولوی احمد شعیب صاحب از سورت

جواب از حضرت مولانا عثمانی

موجودہ سیاسیات میں سرخند کی قیادت

مکتوب (۱۷)

بجواب مولوی عبد اللہ صاحب قاسمی ٹوباکہ

جواب از حضرت مولانا عثمانی

مکتوب (۱۸) خط جناب بشیر الدین احمد صاحب

جواب از حضرت مولانا

مسلم لیگ اور کانگریس کا اختلاف اصول کی جگہ سے
شخصی حالات پر بحث دہرا کار ہے

حکومت الہیہ کا نصب العین اور اس کی تشریح
حکومت الہیہ کے حصول کیلئے پاکستان کی تیار کاری

مکتوب (۱۹) خط مولوی عبد الرحمن صاحب گورکھ پور

جواب از حضرت مولانا پاکستان پر شبہات جوابات

مکتوب (۲۰) خط مولوی ارشد الحق صاحب رقبہ من

جواب

مکتوب (۲۱) خط مولانا علی احمد صاحب چانگام

جواب از حضرت مولانا

مکتوب (۲۲) خط جناب خورشید صاحب دنا سک

جواب از حضرت مولانا عثمانی

سیاسیات حاضرہ میں سرخند کی قیادت

مکتوب (۲۳) خط حکیم رشید احمد صاحب مراد آباد

جواب از حضرت مولانا عثمانی

علماء کا اقتدار شکنے کا الزام لیگ پر

مسلم قوم کے استقلال اقتدار کو ایک خطرہ اور

جسیرہ علماء ہند کی حمایت لیگ کا مجسم محل

مکتوب (۲۴)

حکیم رشید علی صاحب نڈو دوسرا خط مراد آباد

جواب از حضرت مولانا عثمانی

جو حالت مسلم لیگ کی آج ہو وہی اس وقت بھی تھی

جس وقت میں جمیع دینی نے اسکی تائید حمایت کی تھی

حکومت کی ساتھ ملنا باز مسلم لیگ کا ہونا کانگریس کا

آج حضرت شیخ الہند زندہ ہوتے تو مسلم لیگ کی حمایت

مکتوب (۱)

- (۱) پاکستان کیا ہے۔
 (۲) ہندوستان کی آزادی کے لئے پاکستان بہترین معین اور ملک کے امن و امان کا ضامن ہے۔
 (۳) دوسرے ممالک اسلامیہ بھی اپنے حق میں پاکستان کو مفید سمجھتے ہیں
 (۴) جمعیتہ دینی کا قیام مولانا محض ایک خیال ہے پھر اگر وہ مان بھی لیا جائے تو اس میں ہندوؤں کی غلامی سے نجات نہیں۔

سوالات از ایم سعید الدین صاحب بہاری
 محترمہ! مقام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب زید مجدکم
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذازش ہے کہ کل ہند جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس کے اجلاس کلکتہ منعقدہ ۲۶
 ۲۷ ستمبر ۱۹۴۵ء میں ایک روزہ پیغام یہ کہہ کر سنایا گیا کہ یہ پیغام
 حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب کلمہ ہے۔ اور وہی پیغام اخبار روزانہ حضور جید
 میں بھی شائع ہوا جو حریت ہذا کے ساتھ نظر انداز سے... گزرے گا۔ اور ایک
 روزہ لیسٹن کے درجہ جناب والا کو کانفرنس ہذا کا مستقل صدر بھی منتخب کیا گیا

ہے جناب والا کا پیغام اور انتخاب صدارت کی پاس شدہ تجویز کو پڑھ کر جبکہ تعجب ہوا کیونکہ مجھ کو آج تک یہی معلوم تھا کہ آنجناب بھی جمعیتہ علمائے ہند دہلی کے رکن و ممبر ہیں۔ اور جمعیتہ مذکورہ کا رکن و ممبر ہوتے ہوئے یہ پیغام جناب نے کیسے ارسال فرمایا۔ اور نو مولود جمعیتہ علمائے اسلام کی صدارت کیونکر آپ کو تفویض کی گئی۔ بنا بریں چند سوالات میرے دل میں پیدا ہوئے جو درج ذیل ہیں۔ امید ہے کہ جواب با صواب عنایت فرما کر رہبری فرمائیں گے۔ یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سوالات ذیل سے میرا منشاء صرف تحقیق حق ہے خدا نخواستہ کسی قسم کا اعتراض کرنا مقصد نہیں۔

سوالات

- (۱) جمعیتہ علماء ہند دہلی میں جناب والا شریک ہیں یا نہیں۔
- (۲) جناب نے کل ہند جمعیتہ علماء اسلام کا نفرنس منعقدہ کلکتہ کے اجلاس میں پیغام بھیجا ہے یا نہیں اور اگر بھیجا ہے تو بجنسہ وہی پیغام ہے جو اجزاء عصر جدید میں شائع ہوا ہے یا اس میں تحریف کی گئی ہے۔
- (۳) کل ہند جمعیتہ علماء اسلام کی صدارت منظور فرمائی ہے یا نہیں۔
- (۴) عصر جدید میں شائع شدہ پیغام اگر جناب نے ارسال فرمایا ہے اور اس میں قائد اعظم کی خیالی پاکستان کی حمایت فرمائی ہے تو وہ پاکستان کیا ہے۔ کیا جناب نے اس پر غور فرمایا ہے۔
- (۵) ایک طرف جمعیتہ علمائے ہند دہلی ہر صوبہ کی اندرونی خود مختاری کی زبردست حامی ہے اور مسلمانوں کی اکثریت دلنے صوبوں میں کسی قسیت

پر بھی ان کی اکثریت کو فنا کرنا نہیں چاہتی۔ ہاں مرکز کو چند شرائط و قوانین کے ماتحت ایک رکھنا چاہتی ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ اگر کوئی صوبہ مرکز سے علیحدہ ہونا چاہے تو علیحدہ ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب مشرقی پنجاب کا پاکستان ہے۔ جو میری فہم ناقص کے مطابق ہندوستان کے چند ٹکڑے کر کے حاصل ہوگا۔ بلکہ خود پاکستان بھی دو حصے یعنی مغربی پاکستان۔ مشرقی پاکستان پر منقسم ہوگا۔ تو کیا جناب یہ بہتر خیال فرماتے ہیں کہ ہندوستان پاش پاش کر دیا جائے۔ یا یہ بہتر ہے کہ وحدت بھی برقرار رہے اور اقلیت و اکثریت والی سب قوموں کو پھیلنے پھولنے اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ یا عورت زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ (۶) کیا جناب والا کی نظروں سے مشرقی پنجاب کی وہ تقریر گزری ہے جو کونست کے جلسہ میں فرمائی۔

جس میں ارشاد ہوا ہے کہ پاکستان حاصل ہونے کے بعد بھی اس وقت تک انگریزوں کو ہندوستان سے جانے نہ دیا جائے گا جب تک پاکستانی مسلمان مضبوط نہ ہو جائیں۔ گویا موصوف کو کمزوری کا اعتراف ہے اور پاکستان کو بھی محفوظ نہیں سمجھتے۔ اگر بالفرض پاکستان مل گیا اور مسلمان زیر سار انگریز کچھ غرض تک اپنی طاقت کی درستی میں ہر پڑ رہ کر دس بیس برس میں طاقتور ہو جائیں تو کیا اس عرصہ میں برادران وطن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے یا وہ بھی مضبوط سے مضبوط تر ہو جائیں گے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کبھی مسلمانوں کی طاقت ہندوؤں کے برابر ہوگی

۷۔ کبھی انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنے کی نوبت آئے گی۔ ہمیشہ
ہندوستانیوں کے سروں پر مسلط رہیں گے۔

(۷) ہندوؤں کی طرف سے تو صرف مسلمانان ہند کو خطرہ ہے اور انگریزوں کا
غلبہ و تسلط ساری یورپ، ایشیا، پر ہے اور تمام عالم اسلامی ان کے
جبر و تشدد کی جگہ میں پس رہا ہے۔ نہ عرب محفوظ ہے نہ عجم۔ نہ شام
کو آرام میسر ہے نہ فلسطین کو آزادی۔ نہ مصر کو پناہ ہے نہ عراق کو اور یہ
سب کچھ ہندوستان کی بدولت ہو رہا ہے۔ اگر ہندوستان آزاد
ہو جائے تو ان کی ساری طاقتوں کا جنازہ نکل جائے اور کم از کم پورا
ایشیا، ان کے پنجہ نظم سے نجات پا جائے۔ جب صورت حال یہ ہے
تو اگر خدا نخواستہ ہندوستانی مسلمانوں کو کچھ اپنا نقصان کر کے بھی
ہندوستان کو آزاد کرانا بیڑے تو کیا ایسا نہ کیا جائے اور اپنے ساتھ
ساتھ پورے مالک اسلامی کو غلام رکھا جائے۔

(۸) اگر بنیر پاکستان دینے ہوئے برٹش حکومت ہندوستان کو آزادی
عطا کرنا چاہے تو مسلمانوں کو خیر مقدم کرنا چاہئے یا ٹھکرا دینا چاہئے۔
امید ہے کہ سندھ، بالاسوالات کے جواب کال غور و توجہ کے بعد ارسال
فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں تاکہ رفع شکوک ہو جائے۔ اور ایک فلسفہ سلمان
کو سیاست کا درس حاصل ہو۔

جواب کے لئے لغاف نے اندر رکھٹ بھی حاضر خدمت ہے۔ فقط والسلام علیکم
مکرر عرض یہ ہے کہ اگر ہفتہ عشرہ کے اندر جناب نے تسلی بخش جواب سے سر فرما

د فرمایا تو آئندہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گا کہ جناب والا یہی مناسب خیال فرماتے
ہیں کہ عوام آپ کی صحیح پالیسی کی نسبت تذبذب و گولگی کی حالت میں ہیں۔

حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہم کے جواب پاست

برادر محترم بعد سلام مسنون آنکہ۔ آپ کا گرامی نامہ جو چند استفسارات
پر مشتمل ہے ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو وصول ہوا۔ آپ کے سوالات کے جوابات
مختصر انمبر اور سرورض ہیں۔

مولانا کی جمیہ دہلی سے علیحدگی میں کچھ مدت سے جمیہ العلماء دہلی سے علیحدہ ہو چکا
ہوں۔ اور سہارنپور سیشن کے بعد ادھر سے جو رکنیت کی دعوت دی گئی تھی میں
لکھنا یا تھا کہ اب میں اس کا رکن بننا پسند نہیں کرتا۔

(۲) جو پیغام "عصر جدید" کلکتہ میں میرے نام سے شائع ہوا ہے وہ حرف
بحرف میرا بھیجا ہوا ہے کوئی تحریف اس میں نہیں ہوئی۔

(۳) صدارت کا رزولوشن ابھی باقاعدہ میرے پاس نہیں پہنچا اس کے
پہنچنے پر منظوری یا نا منظوری کے متعلق کوئی رائے قائم کروں گا۔

پاکستان کیا ہے | دہم پاکستان ایک اصطلاحی نام ہے جس کا اس وقت مطلب
یہ ہے کہ جن صوبوں میں مسلم قوم کی اکثریت ہے وہاں اس کا لاؤٹو لائن
قائم ہو۔ آگے وہاں کے دستور و آئین کو تشکیل کس نوعیت کی ہوگی یہاں

۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو اب منظور فرمایا۔

احوال و ظروف کی مناسبت سے اہل اہل و عقد کی مشاورت کے بعد وقت پر
 ہر دوسرے کار آئے گی۔ اور وہاں کی اکثریت اس بارہ میں اپنی قدرت کی تک
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مکمل ترین قانون عدل و حکمت اور خاتم الانبیاء صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے استناتہ و استفادہ کی پوری سعی کرے گی۔
 بیوہ دہلی کے فارمولہ میں بند و ڈوں کی (رد) جمعیتہ العلما کے فارمولہ کے موافق مرکز
 فلان سے نجات نہیں۔

محسن اکثریت کے رحم و کرم پر رہے گی۔ اور کوئی آزاد طاقت یہاں ایسی نہیں
 جو ان کو عام مسلم مطالبات کے سامنے پر غور کر دے۔

پاکستانی تقسیم ملک کے لئے اس کے برخلاف جب وہ قومیں الگ الگ اپنے
 مضر نہیں بلکہ مفید ہے اپنے مسقر میں آزاد ہوں گی تو ہر ایک قوم کو دوسری
 قوم کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھنا پڑے گا۔ اور آداؤ قوموں کے باہمی
 تحالف اور عبادات کے ذریعہ وہ تمام کام باحسن اسلوب انجام پائیں گے
 جو ایک دفاعی مرکز کے ذریعہ انجام پاسکتے ہیں۔ اگر ملک کی تقسیم اس طرح
 ہو جائے تو کیا نقصان ہے ملک کی تقسیم تو اب بھرا کئی وجہ سے قدرتی طور
 پر موجود ہے۔

مسلمان اور ہندو میں قومی وحدت ناممکن ہے نیز قوموں کی تقسیم اس سے زیادہ
 ہاں پذیر نہیں۔ معاہدہ ملی وحدت ہو سکتی ہے صاف اور واضح کسی دوسرے ملک
 میں کہاں مل سکتی ہے کہ ایک قوم پر دوسری قوم کا سایہ اگر پڑ جائے تو وہ
 شہر دروں اور گتوں سے زیادہ..... اسے کبھی بھگتی ہے۔ اور اہل ف

کہ سرکار برطانیہ نے انجوت سدا حد کی اتنی جان توڑ کوشش کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ اس چھوٹ چھات کو دور کرنے کا کبھی ہلکا سا اشارہ نہ بھی اپنی قوم کو نہیں کیا۔ اب پاکستان اور جمعیۃ العلماء کے فہم مولانا میں فرق یہ ہے کہ جمعیۃ برصغیر خود ایک خاص درجہ میں ملک کی قومی وحدت ایک مخلوط مکر کے ذریعہ قائم رکھنا چاہتی ہے جس میں اقلیت میں ہونے کے اعتبار سے مسلم قوم کا عمومی نقصان ہے اور پاکستان کے حامی جو وہ قوم کا صحیح نظریہ رکھتے ہیں، ملک کی ان ہی ضروریات میں مستحکم اور مساوی معاہدات کے ذریعہ عملی وحدت کو استوار کرنا چاہتے ہیں۔ پھر غور کیجئے کہ جمعیۃ کے فارمولے نے جب یہ اجازت دیدی کہ جو حصہ یہ مکر کے علاوہ ہونا مناسب سمجھے علیحدگی کر سکتا ہے، تو ملک کی تقسیم کا جواز تو انہوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ اب اگر دوسرے لوگ ابتداء سے ایسا کرنا چاہیں تو ایک جائیداد چیز کو اختیار کر لینا کیوں جرم ہو گیا۔

جمعیۃ کا فارمولہ کم از کم کانگریس ہی سے منادیں | آخر میں یہ بھی گذارش ہے کہ کم از کم جمعیۃ کے اس فارمولہ کے تسلیم کرنے کا اعلان اگر جمعیۃ والے آج کانگریس سے کروائیں تو شاید بہت سے مسلمان ایک درجہ میں مطمئن ہو جائیں اور عجیب نہیں کہ بہت آدمی لیگ کو چھوڑ کر جمعیۃ العلماء کے دائرے میں آجائیں۔ مشکل تو یہ ہے کہ یہ فارمولہ تو بڑی چیز ہے، آجنگ وارد محاکمہ وغیرہ کی تفسیح بھی وہ کانگریس سے نہ منواسکے جس کی خدمت بالا جماع تمام مسلمان جماعتوں نے کی تھی۔

یہ خیال غلط ہے کہ مشرکین انگریزی تسلط سے | دہلی شہر جنگ کی یہ تقریر میں نے نہیں
 لکھ کی آزادی نہیں چاہیے۔ | ہر قسمی ممکن ہے نقل کرنے والوں نے کوئی
 تحریف کی ہو اس کی تحقیق خود مشرکین سے ہو سکتی ہے۔ ان کی سیکڑوں تقریریں

[illegible]

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ

بہتر ہے کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ

مکتوب

میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ

میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ

میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ
میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ

۱۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۲۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۳۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۴۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۵۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۶۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۷۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۸۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۹۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر
 ۱۰۔ اگرچہ یہ سب باتیں سن کر دل میں ہنس مچے ہوں مگر

بھیکو کے ساتھ میں نے اپنے رنج کے تمام جین، ہمارے پیش کی شہادت کی بنا پر حکم لگایا ہوا، وقتاً
 بہ وقت خون آرتھرائٹس کے سبب سے زیادہ رنج کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کے سبب سے
 میں نے یہ دیکھا ہے۔

وقت بہ وقت میں نے خود کو اپنے رنج کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے، یہ دیکھنے شروع
 میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے

مشکلات موجودہ کا تسخیر

میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے

میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے
 زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے زیادہ رنج میں دیکھا ہے کہ میں نے اس کے سبب سے

ہر شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص کسی اور کو
 اپنی نظر کی بات کہے گا اس کو ہر قسم کی توبہ و عافیت سے محروم
 فرما دیا جائے گا۔ یہ ایک قوی دلیل ہے کہ جس سے مراد
 ایسا شخص ہے جو کسی اور کو ہر قسم کی توبہ و عافیت سے محروم
 کر دے۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو شخص کسی اور کو
 دھوکہ دے گا وہ اگرچہ دنیاوی طور پر کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اس کی
 منافعت نہیں کیونکہ اس کی سیارہ کے زیرِ ستِ ایسی توحمت کی تہہ کہیں
 جناب کے خیال میں درست ہے۔ کیا یہ سب اہم بھی کچھ توبہ و عافیت سے
 واسطہ ہے۔

شیعہ تہذیبیاتی مذہب
 و احوال
 دہ نومبر ۱۹۷۷ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على قدرته وقوته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على عظمته وجلته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على كبريائه وقوته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على عظمته وجلته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على كبريائه وقوته

والمستقيمون في الدنيا والآخرة
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على قدرته وقوته

والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على عظمته وجلته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على كبريائه وقوته

والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على قدرته وقوته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على عظمته وجلته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على كبريائه وقوته

والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على قدرته وقوته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على عظمته وجلته
 والحمد لله الذي جعل في كل شيء
 دليلاً على كبريائه وقوته

فورا سب سے پہلے

راحت کو برقرار رکھو

جہاں شہر سے دور ہو

دن راتیں بول کر

نچیریک سپاسی

اور پھر بڑا بون

صواب بات اختیار کی تو

متفق رہو نہ وہ

قریم و تبدیل

کے نظام سے

راکیت سے بھی

بھی ایک ہی

زم (۲) اسم

دن دل کو

بھی کئی

ہول

اسم لیکن

مسئلہ

بہتر

پھر

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

باروں اور ذبح کی جا رہی ہے شہادت
 دورہ کے تمام اوصاف ہیں مسیح پید
 پر امت میں اس وقت فروغ پا رہا ہے
 میں اخباروں میں اس کا حال پڑھ چڑھ
 کردہ مقامی ثابت کو یہی نکھوں سے
 دیکھ کر مجھے بیت ایک سی دیا ہوا
 کے دس دیکھی جو چھ گزرتی تھیں
 میں اس کی تعبیر سے عاجز رہا ہوں
 اپنے تاثر و حس پر قیاس کر کے قسم
 کھا سکتا ہوں کہ اگر جناب رسول
 مقدس اسی عہد و کلمہ ہماری اس دنیا
 میں تشریف لے آئیں وہ تمام اس
 یکیشی برپا ہونے اور اس کے سبب میں
 جو پھر ہو رہا ہے اس سب کو دیکھیں تو
 یقیناً آپ کو اتنا غم صدمہ ہوگا کہ اس
 کے پیچھے شاید کوئی راکھ اتنا تلخ
 نہ ہو نہ ہو کہ یہ خیال سب سے کم
 مسلمان کا کافی ہے کہ جو دور سب
 ہوں اور ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

نے اپنے ہاتھوں سے اس وقت ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 کی انتہائی حریت شروع کی اس کے
 بورڈ میں شاہ میں ہر تمام مسلمانوں کو
 امداد کی طرف گریز دہشتی سے متوجہ کیا
 پھر شہر میں جب لیگ طاقتور ہوئی
 تو خداوند نے ان چھ گزرتی میں ہر گز
 سلیحہ ہوئے۔ اور ہندو قوم کی پیروی
 میں اس کے خلاف مستقل محاذ جنگ
 قائم کر دیا گیا۔

اصلاح حالات کی بہترین اور واحد شاہد
 اصلاح حالات کی اگر نسبت کوئی ہے
 تھی تو یہی کہ عام مسلمانوں کو کثیر تعداد میں
 ایک کامیاب بنا کر یعنی اکثریت پیدا کرنے
 کی سعی کی جاتی اور انہماک و تہجد یا معقولیت
 کے ساتھ نصیحت و قہار کنش اس امر مؤثر
 ہوتی تو یہ دور نہ تھی اس وقت کہ
 شہر میں نہیں ہے کوئی چیز نہ ہوئی
 لیگ کا اثر برعکس گیا اس کے قیام

کے ہر سہارے پر سوار ہیں
یہ سب کچھ ہی سہا سہا ہے
تجربہ و ہمت کے ساتھ کہ مسکرت قوم ہو
میں، خدایا، تو میری عزت کا خیر مراد
مستحق ہوں۔ ہندو ہوں اور دوسرے
سب کو تو کھانا دے گا جو سب
میں سے سب سے زیادہ کمزور ہوں
جہاں سے درپہاں ہے۔

۴ خبری حدیث در لکھنؤ
تسلیہ جو تم میرا نائب ہو چکا
ہوئی میں تو خود دیکھ رہا ہوں سکی
بنیاد پر یہی حق یقین ہے سوئی ہے کہ
خیر ملت و دین کا یہ فروغ ہو وقت
تک یک طرفہ ہے یعنی اس بار میں
جو تفریق ہو رہی میں وہ عموماً ایسا
وہ میں ہی ہو رہی ہیں ممکن ہے کہ
بعض منکافات پر ہاندا ہو یا کہیں کو
بہتر ہو بہت بہتر ہو گا۔ ہم
وہ شاہد ہے وہی ہے سب کی سب

۵ ہر سہارے پر سوار ہیں
خود ہی سہا سہا ہے
ہنر و ہمت کے ساتھ کہ مسکرت قوم ہو

۶ ہر سہارے پر سوار ہیں
خود ہی سہا سہا ہے
ہنر و ہمت کے ساتھ کہ مسکرت قوم ہو
نہایت ہی خوشی و وقت ملک و قوم کی
سیاست کا ایک فیصلہ کن مرحلہ ہے

۷ یہ نہ شریعت و فتنہ گیر
مستقیم قوم ہے۔

۸ ایک ہی چیز ہو و کچھ نہ
جہاں دیکھو وہیں ہو جو جہاں
نہایت ہی خوشی و وقت ملک و قوم کی

۹ ہر سہارے پر سوار ہیں
خود ہی سہا سہا ہے
ہنر و ہمت کے ساتھ کہ مسکرت قوم ہو
نہایت ہی خوشی و وقت ملک و قوم کی
سیاست کا ایک فیصلہ کن مرحلہ ہے

و من قلمی در دستم
هست و این را در
گوشت و پوست
بهران و دین
این دنیا که در
و در دنیا که
میر و در
بدنی که
بگویند که
میر و در
سختی و
کینه که
دختر و
کافور و
سختی و
چرا و
بجست و
بهر و
چرا و

و من قلمی در دستم
هست و این را در
گوشت و پوست
بهران و دین
این دنیا که در
و در دنیا که
میر و در
بدنی که
بگویند که
میر و در
سختی و
کینه که
دختر و
کافور و
سختی و
چرا و
بجست و
بهر و
چرا و

قلم و شمشیر
 جو سکتا ہے
 عجیب ہے
 مکتبہ پر
 شوقیہ و زور
 ادنیٰ وجہ و مزاج
 کے عادت
 خداوند پر
 نورانی و فیض
 ہی کیا ہیں
 اور گدی و خیمہ
 بکلیں اور
 کے جو شرمناک
 رہی ہر سب کے
 اور پاکیزہ
 آتش کی
 سدا کی
 رہا ہے
 میں یاد

بسر کے رب دے دی سو گئی تھی
 میں نے وہاں تر جہاں میں تھی ہر طرف
 ہی نہ تھی اس کے زید و زور یک اور ہر
 بہن کے قبضہ میں پیو میں مس ہوا
 وہ یہ تھا کہ بن دیا کا ٹریس کے بجائے
 تمام ان کیوں کا نشہ نہ صرف موت
 و مریت در میں کے ہر کو بن یا
 بہر ہر طرف نظر آ رہا تھا اس
 میں سے شکر و نصیب نہ صرف مولوی
 زید و زور مسدیت کے نہ بچے
 چمکے نشانات سے بہر جن کا حال
 اب بچا و مولوی رہ گیا ہے پھر یہ
 سارا طوفان بدتمیہ کی کسی تخریب
 مطلق نہ تھا بلکہ صرف مومنان کی آمد پر
 اس نہ سے گویا استتہاں با گیا تھا
 تدریجی توجہ بت ہی نہیں آؤ
 رات کو لڑائی کے نہ رہا
 نے یہ پیدا موقع نہ اور میں اس
 بھین کو بارسا فی پنے دل سے نہیں بولتا

میں تھے
 بہر کشتوں کا ٹوس کے غلبہ و
 عوام پر کیا ہے پھر ہوں نہ سے
 سخت ترین میں مدد مت
 تھی اور اٹھایا ہر رانی تو کیا
 فسوس آپ کی نسر بھی دوسر
 ملتانت نہیں ہوتی یہ سب کچھ
 اس جہالت کی طرف سے ہوا
 دنیا کی ہادی بیت والی ہے
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی روح مبارک کو عمار کی ان
 حرکات سے کوئی صدمہ نہیں
 پہنچتا ہوگا۔

گر یہ طوفان لایا ہوا کس کا
 میں کے صل سبب پر غور کیجئے
 نہ ہی طرف ہکا سارا شارد
 خدایں گرجہ کہ ہوں۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ
 میں نے اپنے دل سے کہا کہ

بند و سر بر زخمی زده بر زخمی
کی پائین زده بر زخمی
دوباره زخمی زده بر زخمی
بموت زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
یا بزدل که خمر زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
کرمی زده بر زخمی
ورای زده بر زخمی
که ده زده بر زخمی
قربان زده بر زخمی
بود زده بر زخمی

برقی زده بر زخمی
بموت زده بر زخمی
آتی زده بر زخمی
زخمی زده بر زخمی
آنگهی زده بر زخمی
بل زده بر زخمی

بند و سر بر زخمی زده بر زخمی
کی پائین زده بر زخمی
دوباره زخمی زده بر زخمی
بموت زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
یا بزدل که خمر زده بر زخمی
خمر زده بر زخمی
کرمی زده بر زخمی
ورای زده بر زخمی
که ده زده بر زخمی
قربان زده بر زخمی
بود زده بر زخمی
برقی زده بر زخمی
بموت زده بر زخمی
آتی زده بر زخمی
زخمی زده بر زخمی
آنگهی زده بر زخمی
بل زده بر زخمی

کریں گے۔ وہ تو اس قدر مہم
 میں آکر جو مہم سے زیادہ
 تہذیب اور تہذیب کے
 جیسے میں نے یہاں پہلے کی وجہ
 سے تختہ سر کی وجہ سے
 اگر آپ حضرات یہی ہی سے
 سے ایک کی دنیا میں اس وقت
 حاصل نہیں کہتے تو آپ کی
 کی و خدیجیت کا نتیجہ ایک بہترین
 دشمن ہیں و سازت اسے کومرید قوت
 بہرہ پہنچنے کے سوا اس دنیا کے
 نہ ایک تو کم ہوگی نہ ہوگا۔ لہذا میں اپنی
 کہتے ہیں کہ اس کی سس کریت ہو
 اتنا حاصل کرنے کی تہذیب پر مجبور
 ہوں کہ جناب والا یہ تہذیب مدنی
 کی نہ لیگ کے کام سے کہ بہت
 ہوں و کم سے کم اسے اس کی
 انتخاب ایک جناب کے بھی مسلط طوفانی
 و سب سے زیادہ ایک کی دنیا میں

وہ جس کی تہذیب و تہذیب
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے

وہ جس کی تہذیب و تہذیب
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 کی تہذیب و تہذیب کے
 نہیں رکھتے کہ تہذیب و تہذیب کے
 کفار جناب کے تہذیب و تہذیب کے
 متعلق آپ و معلوم ہے کہ اس تہذیب کے
 حیرت و حیرت کے تہذیب و تہذیب کے

تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے
 تہذیب و تہذیب کے

آخر میں پھر کرمو غریبے کرامت اس
وقت جبر بند رہے سب کے
وہ میں بھی فرماؤ اور اصل حاکم کے
نے سنی ہیں والسلام
خود کرم محمد منظر نعمانی عنانہ
کہ وہ سب کو خود غریب ہی سمجھتے ہوں
مولائی صاحب احمد میں گر ہو گا نہ پتہ
اثر اسے بہ دن نہ رہے گا۔ السلام
شبیر احمد عثمانی نعمانی بہ ہونہ
۵۵ دسمبر ۱۳۲۵ء محرم ۱۳۲۵ء

ملفوظات

مولانا حبیب الرحمن ضالہ حبیب النوری کا خط

حبیب روڈ۔ لدھیانہ ۷۸۶

مارفمبر ۱۳۲۵ء

محذرت استاذ الکرم علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی بہت برکات
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جو فتوے ہمارے قتل کے جواز میں لکھتے ہیں تیار کیا گیا
اس پر آپ کے دستخط پڑھ کر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ اس دنیا میں ہر چیز کی
اسی کرنی چاہیے۔ آپ کے ان دستخطوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حق بات
کہتے ہیں ان کا لفظ نہیں ہونا چاہیے۔ امی سب کہ آپ بخیریت ہوں گے السلام

حبیب الرحمن

لے حبیرہ ضلہ اسلام کے اجلاس مکتبہ میں حضرت مولانا عثمانی سے کہہ دیا کہ ہر طرف پرشام

جواب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

برادر محترم! بعد از مدتی منظر آمدن از مشهد بهیچ وجه از سر کمر است
 گویم سنا بکند نیا. اپنے مسکن سیاحی کے خلاف میری نرمیت نرم آتیرا فتویٰ
 قتل سے تہیر کر کے کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی کیا مدد صحت سے تہا نہ
 لیکر سر بروں سے فی مکرنا دیر زیادہ سے زیادہ مہذب انداز میں سر بروں
 صرف آپ ہی حضرات کا حق ہے کسی دوسرے کو اس حق پر دین نہیں۔ اور اگر
 اصل تعلقات کی بنا پر پیشاد و گنہا گنہا ہے تو اس کا جواب گنہا گنہا تعلقات ہوں
 تو ذی حق کروں۔

تذکرہ سب رعایا کے لئے ہے۔ و ان سب کے حق بات گنہا گنہا درجہ دار
 ان سب سے بہتر ہے۔ سب سے خوشتر۔ سب سے بہتر ہے۔ سب سے خوشتر۔ سب سے بہتر ہے۔
 گناہ سب سے بہتر ہے۔ سب سے بہتر ہے۔ سب سے بہتر ہے۔ سب سے بہتر ہے۔ سب سے بہتر ہے۔
 تو میں اشد۔ نعم الویل۔ و اللہ اعلم۔

العیب

نہیں محمد عثمانی۔ از دہشہ
 سہ روزی پیر سہ روزی۔ سہ روزی پیر سہ روزی۔

کتاب

۱۔ سر یک ہے جو سب کو چاہے اور سب کو دے
 ۲۔ سر یک کی سب سے بڑی بات ہے
 ۳۔ سر یک میں گریب ہیں بنیادیں و قیادتیں
 دینہ و سب کی بڑی بات
 ۴۔ علی و مہجورین کی بڑی بات

مومن محبوب زمین و سب کو دے
 است و مہجورین کی بڑی بات
 سب کو دے دے آپ کا راقی و مہجورین کی بڑی بات
 مومن کی بات اور مہجورین کی بات
 آپ نہیں کہ آپ کی باتیں بڑی باتیں ہیں
 بہت باتیں ہیں جو ان کی باتیں ہیں
 پاکستان کی باتیں کو سب سے بڑی بات
 سب کی باتیں کو سب سے بڑی بات
 سب کی باتیں کو سب سے بڑی بات
 سب کی باتیں کو سب سے بڑی بات

فرمانیں کر آپ نے ہاں سے برائے کا قتل نہیں کیا بلکہ آپ نے اس کے
 خلاف آپ کا منہ کی کیا ہے۔ یہ ہے کہ آپ نے اس کے خلاف اس کے
 بتائے گا کہ جس نے جہاں سے پہلے آپ کے مدد میں تھا وہ وہاں سے
 حق میں رہا ہے کہ اس کے ساتھ آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ ہے کہ آپ نے اس
 مذہب کے منکر کشیدیں کو جو دیر سے اسلام کو نہ دیکھتے تھے چلی گئے۔
 آپ کے بڑے بھائی اور وہی تو یہ تھا کہ یہ سید احمد خاں کے ساتھ تھے کہ
 عمل میں بن رہے ہیں اور یہ ہیں کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 تھے یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 فرمایا تھا کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 اس کے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 سے ہی لیا کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 کے بھی دستخط میں التقدیر شان ہے سید احمد کو کافرین کے ہاں کی دعائی
 اور دوسرے سید احمد کی دعائی اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔
 اور اس کو سید احمد کے ہاتھ جوڑے دے دے کہ جی ہے۔

اس دور میں ان کے ہاتھ جوڑے میں آپ کے ہاتھ جوڑے میں
 کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 تھے وہی زمانہ تھا کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 تھے یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 تھے یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے
 تھے یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے

ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی بجائے یہ کہیں کہیں
 اپنے لطف و مہربانی کا بھروسہ کرتے ہیں۔ یہی وہی وہی
 یہ ہے کہ میں نے سہارا پور کبھی میں آپ کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے
 یہ انتہا کہتے ہیں کہ میں عدم ضمیمہ احمد عثمانی کو جو تو کہہ رہے ہیں باندھنا
 اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں۔ آپ نے بہت سی باتیں کہیں کہیں
 اپنے سے اختلاف رکھنے والے کو نکالی دوں اور ان کی بے وقوفیوں میں سے
 آج تک اپنی کسی تقریر میں معمولی سے معمولی لگی کے متعلق سمجھتے ہیں کہ یہی چاہیے
 آپ جیسی بزرگ مستی کے متعلق کوئی رشتہ ہوتا ہے کہ وہ دن میں ہی ملاؤں۔
 حضرت اقدس خود سے کہتے ہیں کہ یہی طبقہ کسی بھی عالم کا وقار و اس کی عزت
 کو برداشت نہیں کر سکتا یہ صرف اپنے اقتدار کو بڑھانے کے لئے در مذہب
 کو مٹانے کے لئے مذہب کے نام پر آپ حضرات سے کام لے رہا ہے۔ میں نے
 اعلان کیا تھا کہ اگر مسلم لیگ میں صداقت ہے تو بچاس فیصدی نشستیں
 کے لئے مخصوص کر دیں۔ ہم پنجاب سے، سرحد، خیبر پختونخوا، بلوچستان،
 علماء کو کھڑے کر رہے ہیں۔ اور دو تین دوست شمل میں آئیں۔ حالانکہ
 میں کوئی شرط نہیں لگاتا عالم ہوں خواہ بریوی ہوں خواہ دیوبندی ہوں
 کیوں کہ میرے نزدیک ہندوستان کی آزادی اور ہندو مسلمان کے مسئلہ کا
 حل اور مذہب کی حفاظت صرف علماء کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ اکیلیوں کے
 اندر اور باہر سیاسیات پر قبضہ ہونا چاہیے۔ جب تک علماء اکیلیوں میں
 بچاس فیصدی نہیں ہوں گے۔ ہندوستان کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا۔

میں۔ مقتدی میں۔ اور یہ کہ یہ سب باتیں وہ ہیں جو
 مذہب و مکتبہ کے خلاف ہیں اور ان کے خلاف
 میں سے نو مسلم ہیں۔ یہ سب باتیں وہ ہیں جو

انہی باتوں پر یہ حقیقت نہیں کہ یہ سب باتیں وہ ہیں جو
 لایا گیا کہ وہ جیلوں کی قیادت اور مسلم لیگ کے واحد نمائندگی کی وگوں میں ہیں
 کہ نہ کہ علماء کی قیادت و مذہب کی سرپرستی کی ہے۔ دوسرے امور
 میں اس نہ عمت کا وجود، نگاہ کی حق روق نہ رکھنے کے عمل میں لایا
 ہے۔ یہ خواہاں ہے اس میں ان کے وہ ہیں جو تحریک مذہب سے یہ سب
 سرمدی تحریک کی مخالفت کرتے رہے۔ اگر آپ یا یہ علم یہ سب ہمارے
 کہ وہ کہ قرآنی اور ایشیاء کے سب سے سن و سستان کو ان کے اس کے اور
 کو سرپرست کر کے دیکھیں کہ تاکہ دنیا کو جو ہو جائے کہ صرف ہی مر کے
 صاحب ہی نہیں ہیں بلکہ ان تشریف کی خبر ہے، فریجہ سے دنیا کی سیاست
 رہتی ہے نہ کہ میں اور قرآن شریف کی جیسے ہی سے دنیا میں من و لم ہو سکتا
 تو یہ سب سب دنیا سے ہی ہے، اگر آپ سب اور یہی ہے، علم سب
 کہا تو یہ سب سب کی تفسیر کردہ ہندوستان کا سیاہی رہتا ہو سکتا
 اس امر کا نتیجہ سب کے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ قرآن دانت دانت
 قرآن کے ذریعہ سب سب کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔

... تاہم اگرچہ اس وقت میں، وہ سب باتیں وہ ہیں جو
 یہ وہ سب باتیں کے صدر ہو کر مذہب اور اسلام کی حفاظت کر رہے

دور سے دیکھ کر اس کی صورت پر ہنس دیا وہ تو غیر مذہب ہی رہا نہیں مگر
 مسلمانوں کے لیے جو سودا گری کا زمانہ ہے وہاں سے پہلے ہی وہ بت کر دیا کہ
 قرآن کا نام دے کر قرآن کو علم جو دنیا کی موجودہ توجہ دینے کوئی حلق نہیں کرتا
 وہ اس دنیا میں بڑی سے بڑی سی چیز ہے دنیا کی کبھی سب سے بڑی چیز کے
 اس طرز عمل کے یہ اعلان کیا کہ قرآن کا جاننا وہی چیز ہے جس میں غلاموں کو
 رہائی دے سکتا ہے وہ من فی دیکر کے تے کوشش آپ نے جیسے جیتنے
 کے لیے کیا جو سب سے بڑی چیز کے ساتھ ساتھ دنیا کی ہر چیز کے ساتھ ساتھ
 اس میں ہندوستان کو ترن کر رہا ہے۔

مجھ کو آپ کے ہر کلمے سے کہیں کہیں دوسرے کا یہ ہی نہیں رہتا کہ
 کیا آپ اس بڑا دکھ دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان کے قتل کے منہ پر ہر ایک
 طبقے کے لئے ترن کر رہا ہے کہ وہی سب سے بڑی چیز ہے جس میں ہر ایک
 کو رہائی دے سکتی ہے کہ قرآن کا رہنا ہر ایک کے لیے وہی ہے
 سب سے بڑی چیز کے قتل کے ساتھ ساتھ یہ تو دیکھ رہا ہے۔

میرے لیے یہ کہ ہندوستان میں ایک نیا ملک ہے جس میں ہر ایک
 کو رہائی دے سکتی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہر ایک کے لیے
 واحد ہندوستان کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہر ایک
 سب سے بڑی چیز کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہر ایک
 وہ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساتھ ساتھ
 خیاں شہریت ہر ایک کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساتھ ساتھ

کہنے کے ہیں فیوض کثیرہ کہ اس علم سے ہمیں ہرگز ہر شے
 ہونے و دھن کی تردید ہے۔ و کائنات کی کائنات کے ساتھ
 نہیں ہے چند نوکریاں اور شہسوار میں درہر۔ و جب بندہ اپنے
 ان کے لئے ڈال دیا اور یہ فہمہ نریز سے یاد اس میں کیا تو پھر یہ فہمہ اپنی طرف
 اور شہسوار کے اسد کوٹ کر بندہ دوستی کا ثبوت دے گا۔
 میں نے اپنے دل کا سرور کو اس اشفاظ میں آپ کے ساتھ دیا ہے۔
 آپ کا جو ہے اپناں کا ساتھ دیں یا نہ دیں۔ منجبت زدہ درد مند اور
 بالخصوص جس کو اپنے ہی نے۔ یا بودہ۔ بھی زبان اور اپنے لئے سمجھنے سے
 قاصر ہوتا ہے۔ معالی کا خواہستگار ہوں۔

والسلام

حبیب الرحمن

جواب از حضرت علامہ مولانا عثمانی دامت برکاتہم

برادر محترم دامت برکاتہم

بعد مسنون انکسرت ہونی خطا اور یہ ساء نصرۃ الہیہ مل چکا ہے میں نے
 انہوں دعوت کی وجہ سے جمعہ جواب لکھنے کا موقع نہ پاسکا۔ صوفی بحث ہے
 آپ کو وہ میری تحریرات پر شہ نہ یا عقدہ تنقید کر کے یہ ثابت کرنا تھا کہ جن مقدمان
 سے ایک بنایت ہے صوفی حید کی طرف سے رہنمائی ہے جس کو ساء اللہ ذکر بتا ہی نام لکھتے ہیں
 کہ ہے۔ صوفی کو پھر اگر یہ نہ ہو سکتی ہے۔ ہاں ہمارا کارہائیں ہیں۔ صوفی کی بنیاد ہے۔ ۱۷

ہرگز نہیں دیکھیں کہ وہ درود و مہر و غیرت میں جتن نہایت
 یکتائیت و خود میرے سکون کے لئے کس کس کوئی نہیں ہو سکتا۔
 اس لئے کہ اس وقت و عرصت پر بہت بڑے بڑے لوگوں کو اس وقت پر یہ بات
 کہ نہ ہرگز نہ ہو کہ اس کی حدت کے لئے ہونے والے منہ پر رہتے ہیں نہ کہ
 ان کے مکان سے غرض نہیں لیکن اگر وہ کہہ دوں تو میں اس سے کہہ دوں
 وہ وہ لوگ ہوں گے جو انکو بند کر کے بندوں کی کامیابی سے بیادست سے پہنچا
 پس پڑے اور اپنی قوم کے بہترین حضرات و شیخ و صاحب عین کو نہایت
 اور ان سے بنے سوچنے کے لئے شکر ادا کیا میں تسلیم کرتے ہوں کہ مسلمانوں میں اب
 لوگوں کی بہت کم ہیں ان میں وہ ہیں دین کو بھگتتا پڑے تو میری ذات ہی اس
 مستحق ہیں جس سے وہ تہمید میری بہت ہی ناتوان اور ضعیف رہے وقت
 ہوشیار سے نہ ہونے کے نتیجے کی شدت میں کچھ ہی ہوگی تو میں سے بھی یہ حق
 میں ایک حق کی خوش قسمتی بھولوں گا۔ کاش آپ سب حضرات دینہ ہی زیر فرشتگی
 کے چلے جائیں اور میں اس میں ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 اس لئے کہ اس وقت کھانا ہوتا ہے سچی کی طاقت اور چھوڑنے کی پشت پڑی
 سے اپنے قبضہ کیلئے اور بھیر بھیروں کے گنگ کو بھیر بھیروں کی سبائی میں چھوڑ
 دو یہ ہی حق نہ بھانگ جاتے تو اللہ کے فضل سے اس روز سیدہ کے دیکھنے کا
 کوئی اندیشہ نہ رہتا جس کے تصور سے آپ بھر رہے ہیں اس وقت میں کیا
 بہ بھی ہوا کر سکتے ہیں آپ لوگوں سے اپنی قوم کا ساتھ دینے اور ان کی غلط
 کارروائی کی نصیحت کرنے کے بجائے کلمہ کھدا ایسا وہ فقیر کر یا جو قوم سے بڑی

۱۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں ہیں جو فی الواقع

دست خونی نہیں کیا گیا۔ ریڈیٹڈ جو بہرہ ور نہ ہو ان سے خستہ کاری
 نہ رہے جس کی مدد نہ ہو اب بھی کسی کی کشتی نہ ہو جس سے تباہ
 کرتے ہیں۔

مردانہ اور عورتانہ کی یہ باتیں کہ وہ ہر قسم کے فتنوں میں مبتلا ہیں
 یہ سب کچھ ہی میں نہیں کہتا ہوں۔ | منہ نہیں دیتا کہ اس کا مسعد قوی
 محبوب سے ہر قسم کے فتنوں کو جتنی دیکھتا ہے وہ اپنی اپنی فتنوں سے بڑا ہے۔
 تمام دنیا کی سبب کی بنا پر یہ مسلمہ کفریت کے قریب ہے۔ سبب کی بنا پر یہ کہ
 جو امت مسلمہ میں سے تفرقہ داری اور سید و اس وقت ایک فتنہ دہ اس میں
 پہنچا ہے کہ اس کی تباہی کی وجہ سے دہشت ہو سکتا ہے۔ جبکہ سلف و متحاب
 فوق سترہ عالمیہ اور بنیاد کے متعلق اس امت کی تباہی کی وجہ دہشت ہے۔
 جبکہ اس قیامت کو نور کا برقعہ ہے۔ شمس میں متعجب دیکھ کر اس میں
 اگر کے جو حکم اور مضبوطی کہ پہنچتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ فتنہ دہشت ہے۔
 صاحب نے فی ہر ہر یکس شمس اور عذاب ان فتنوں کی تباہی میں وقت
 انی انہی پر یہ تکرار ہوا کہ یہ عہد ہی سبب اس کے موقوف ایک تباہی جنگ سبب
 جس سے سترہ فتنوں کی قیامت میں مسلمان اپنی تباہی دہشت ہو رہے ہیں۔ ستر
 فتنوں کا فتنہ بھی لیکن یہ تباہی کی تباہی جو یہی ہے۔ اس کے دائرہ میں سبب
 وقت ہے۔ لاوارز ہو گئے وقت میں اس کا تباہی ہو گئے۔ اس میں آخری فتنہ
 تمہیں ہی کی موجودگی کی تباہی اس میں کی تباہی اس میں آخری فتنہ
 کو امیر انڈیا تھا اور حضرت ابو یوسف ساری تباہی تباہی تباہی

نشان انہوں نے "البدل" وغیرہ میں دیا تھا۔ اس کے باوجود میرے قریب
میں ان کی عزت برابر موجود ہے۔

مادہ لاہور [ساز خیر البراء] میں جو کچھ لکھا ہے۔ آج بھی اس کا حق سزا ہے
کے قریبی کو ہوا ہے۔
دنوی معاملات میں بن و کے ساتھ نفس اشترک حمل کو سزا کون زیادہ
کہتا ہے۔ سرسید احمد خاں اب کہاں ہیں جو ان کے ذوقی و فنی پر مسند
لے کر بحث لایا جائے۔ تمام علیحدہ والوں کو مکمل ان کے بقول بتا رہے ہیں
ہمنا رکھنا محض محکم ہے۔ کیا آپ کے یاد دہانی کا برعکس کے نزدیک
تمام علیحدہ والے کا فرد مرتد ہیں؟ ایسے مسائل میں بڑی احتیاط کی ضرورت
ہے تسلط بحث نہ کیجئے۔ کفر و ارتداد کی بحث اسلام کے نزدیک ترین
مباحث میں سے ہے۔ آپ کے آزاد پارلیمنٹری بورڈ نے جن لوگوں کو
امیدوار منتخب کیلئے کیا ان میں کوئی علیگ یا انگریزی تعلیم یافتہ نہیں
اور اس میں فیصدی کتنے علماء دین لئے گئے ہیں۔ یہ بورڈ تو انگریزوں کا نہ
تھا خالص مسلمانوں کا تھا۔ جو پچاس فیصدی علماء کا مطالبہ آپ مسلم لیگ
کے کر رہے ہیں وہاں کیوں نہ منوایا گیا۔ بلکہ بعض ایسے کنڈیڈیٹ کمرہ
کے لئے جنکو مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں۔

ہاں تو نسرۃ لاہور کا ذکر تھا۔ جو الفاظ میرے آپ نے نقل کیے ہیں یہ
اب بھی ان کو صحیح سمجھتا ہوں۔ لیکن آج کے کانگریس کے دور میں اس کی کوئی
نہیں نہ آج کے عام حالات وہ ہیں جو اس وقت تھے۔ اگر آج کل کے دور
اس وقت ہوتے تو کیا نسرۃ لاہور پہلے نہ لکھا جاتا۔

اور یہاں رہنے کے لئے ایک مکان بنوا دیا گیا۔ یہ مکان
 میری والدہ کی طرف سے تھا۔ اس کے قریب ایک مدرسہ تھا جس میں
 بڑے بڑے علماء تھے۔ وہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی۔ وہاں
 کے مدرسے میں میری والدہ کی طرف سے ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں
 سے میں نے تعلیم حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں میری والدہ
 کی طرف سے ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے میں نے تعلیم
 حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں میری والدہ کی طرف سے
 ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی۔

وہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں
 میری والدہ کی طرف سے ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے
 میں نے تعلیم حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں میری
 والدہ کی طرف سے ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے میں نے
 تعلیم حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں میری والدہ کی
 طرف سے ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے میں نے تعلیم
 حاصل کی۔ وہاں کے مدرسے میں میری والدہ کی طرف سے
 ایک مدرسہ بھی تھا۔ وہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی۔

[Faint handwritten notes or bleed-through from the reverse side]

مکتوب

نقل خط مولوی احمد اسماعیل صاحب نصاب و دیوان بن سورت
۱۸ نومبر ۱۳۴۷ء

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفترم المقام زید مجیکم۔ مزاج شریف
بجائے تکیہ مسنونہ حضرت اقدس میں گذارش اینکه اس موجودہ دور میں ہندوستانی
مسلمانوں میں سیاسی کشمکش میں گہرے ہوئے اور وہ ہر اس حباب کو پکڑنے
کی کوشش کرتا ہے جو اس کو نظر آتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایک نوجوان مسلمان
اور راہ حق کے مستشار کو کیا کرنا چاہئے اس کے متعلق حضور والا سے پتہ
استفسار بطور آکاہی حقیقت حال اور یافتن راہ حق دریافت کرنے کی
جرات کرتا ہوں۔ حضور والا کی ذات گرامی سے امید قوی ہے کہ گم گشت
کو حق کی راہ بتا دیں گے۔ ستفسر رات

دعا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیان تمام جمیعہ شہداء اسلام کلکتہ ارسال
فرما دیا ہے۔ اور یہاں میں سرگرم کام کا غمخوار بھی سپرد قلم کیا ہے کہ جمیعہ علماء
و شہداء سے یہ بات پوری ہو جائے۔ برقی۔ ہی ہے وہ کوئی بیجا منصب العین
و غیرہ کی بات نہ کرنا۔ جو باور اوراق تالیف میں، باب نمبر ۱۵
پر مذکور ہے۔ پھر دیکھو شک و شبہات کے جو سہ ہیں ۱۵۰

عنایت فرما میں نے وہ دیکھا ہے۔ اس نے فرما کر کہا
فرمائیے۔

جواب اور حضرت اعدیہ مولانا شایر محمد صاحب

میں سے وہ بات کہ انہیں بھی بدلتا تھا میں نے

میں نصب، میں بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

شیخ احمد وہاں سے کہ میں نے یہ بات کہ میں نے اس بات

کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ جو طرز فعل آج جمعہ صبح کو سب سے گزرے حضرت شیخ احمد

کا وقت وہاں سے کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

رسبت وہاں سے کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

کو بیٹھ جو ذات سے وہاں سے کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

اس سے دو قوموں کا نظریہ بھی مجھ میں آجائے گا۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

جواب دیا جاسکتا ہے۔

یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

میں سے یہ بات کہ میں نے بدلتا تھا اس کے شر میں کیا ایک ہی چیز ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ کہ جو اس سے پہلے کہ ان کے پاس سے گزرتا
 ہو کہ یہ کسی کی طرف سے ہے۔ اور یہ کہ ان کے پاس سے گزرتا
 ان کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور یہ کہ ان کے پاس سے گزرتا
 کام کر سکتے ہیں تو یہاں کے مسلمانوں کے لئے جو کہ ان کے پاس سے گزرتا
 کام نہیں کر سکتے۔ سلام

، رذی اللہ عنہ

مکتوبہ

نقل خواہ مولوی عبد اللہ رضا قاسمی کے پوربھین چوکیا زارو بانہ

محترمہ تنالہ خان: زید جو کہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج کل سب سے بڑی بات ہے کہ ہر شخص کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور یہ کہ ان کے پاس سے گزرتا
 کو جو حیثیت دیدہ کی ہے وہ سب سے زیادہ ہے۔ اور یہ کہ ان کے پاس سے گزرتا
 بن، عیسیٰ، اطمینان کے لئے جب ذیل امور دریافت طلب ہیں مثلاً
 جواب عنایت دے کر کہ یہ ہا موقع دعا فرمائیں۔

حال کیا موازین میں اس کا جواب ہے کہ ان کے پاس سے گزرتا

نصیب ان کے پاس سے گزرتا

مکتوبہ مولوی عبد اللہ رضا قاسمی کے پوربھین چوکیا زارو بانہ

جو سب انصاف سے اور انصاف سے انصاف سے

جو سب انصاف سے اور انصاف سے

بہت سے مسائل کے حل کے لیے انصاف سے اور انصاف سے
 اپنے آپ کو انصاف سے اور انصاف سے
 سب سے پہلے انصاف سے اور انصاف سے
 اور اسی لیے انصاف سے اور انصاف سے
 مسلمانوں کے لیے انصاف سے اور انصاف سے
 کے ایک وسیع دائرہ میں مسلمانوں کے لیے انصاف سے اور انصاف سے
 کانگریس اس سوال کو نہیں چھوڑے گی کہ انصاف سے اور انصاف سے
 فائدہ میں ہے کہ انصاف سے اور انصاف سے
 ہندو اکثریت کا حقوق خودی سمجھوں انصاف سے اور انصاف سے
 میں اس وقت جو کانگریس کے مدد میں ہے انصاف سے اور انصاف سے
 میں اسی کے لیے انصاف سے اور انصاف سے
 ان کے نقطہ میں سے انصاف سے اور انصاف سے
 کی انصاف سے اور انصاف سے
 کے انصاف سے اور انصاف سے
 انصاف سے اور انصاف سے
 انصاف سے اور انصاف سے

ان کے برسرِ کمر۔

اب حکومت میں آئے۔ انہوں نے جو قانون تیار کیا
 ان میں حقوق کے بارے میں جو چیزیں تھیں، ان میں سے جو چیزیں
 مہاتما جواہر لال نہرو نے فرمائی تھیں، ان میں سے جو چیزیں
 دیکھ کر وہ سب رجحانوں کو دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ سب اچھے
 مرد ہیں تو یہ حکومت ایسا بہتر وقت ہے کہ اس میں کس جگہ قائم کریں گے
 کیا بنو۔ مسلم کی مخلوط حکومت میں ہر ایک دو تین یوٹھائی کی نسبت ہوں
 گئے۔ یہ صورت حکومت یہی نہیں بن سکتی اس سے ضرورت ہے کہ
 کوئی وسیع ذہن ایسا حل کرے جہاں حکومت الہیہ قائم کر سکیں۔ اب
 اگر پاکستان کو فیصلہ ہو جائے تو وہ ایک بڑی ایسی جگہ کی جہاں قانون سازی کی
 طاقت مسلم اکثریت کے پاس رہے گی۔ لیگ کے موجودہ قائدین بھی بار بار اعلان
 کر رہے ہیں کہ پاکستان میں حکومت قرآنی اصول کے مطابق شریعت مطہرہ کی
 قائم ہوگی۔ بھی حال میں بمقام بٹا اور پھر سب جناب کے اعلان یہ مدد کیا ہے
 اگر نیشنل پیپ میں وقت بہت تیز ہو جائے تو رات میں اعلان کی ضمانت ساتھ
 بکریں کر کے دے دیں۔ یہ تو تم پر چھوڑ کر بیٹھتے ہیں۔ پھر کہہ دیتے ہیں کہ تو سکو
 اور اس کے بارے میں جاننا نہ کہتے۔ یہ بہرہ ور ہیں کہ حکومت نہ بنے، نہ
 کے لئے ایک بڑی کامیابی تھی۔

یہاں اعلان کیا کہ فیصلہ ہو جائے کہ یہ شریعت کے اعتبار سے کہہ دے
 اچھا ہے اس پر عمل کریں۔ اس میں ایک چیز ہے جس سے عجیب سے بہتر ہے۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 کے قلمی و لکھی ہوئے کتب و رسائل

سیدنا محمد بن عبد اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم

مکتوب

نقل خط مورانا عبد الخزان شامی ہری قاضی پشاور

نمبر مکتوب مورانا صاحب زادہ مجدد

اسلام علیکم۔۔۔ اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب۔۔۔ اسلام علیکم
 کی حمایت کر رہے ہیں اور لیٹ میں مسلمانوں کی شرکت کو سفینہ نجات اور پاگت ن
 اقرب فی الشریعہ تصور فرماتے ہیں مجھے کسی طرح یقین نہیں آتا کہ جناب والہیسا
 متبحر عالم ایسا بیان شائع کرے گا میرا خیال ہے کہ لیگ والے اسے بددینا سے
 کے لئے بالکل فوری بیانات جناب کی طرف مذہب کر کے اخبار سے شائع ہوتے
 رہتے ہیں جنہوں نے مذہب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کی کوشش
 خود کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے
 جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے
 کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے
 جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے جناب کو بدنام کرنے کے لئے

مسلمانوں کو روکنا منکر کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے کیونکہ اتنی غیر مذہبی اقلیت
کی رہنمائی کے بغیر حکومت چلائی جاسکتی ہے اس وقت جبکہ مسو بہ
یوپی میں ۲ فیصد می ملز زمینی گورنمنٹ کے تمام محکموں میں مسلمانوں کو
مل رہی ہیں۔ تو مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہی ہے۔ جب سرف
۷ فیصد می ملز زمینی میں ملی تو کیا حالت ہوگی کیا یہ صورت مسلمانوں کے
لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ کیا ایسی صورت میں پاکستان کو اقرب ملے
الہ یہ کہہ سکتے ہیں۔

بہن خلع مسلمانوں کا یہ فیہ مولاکہ مرکز ایک ہو لیکن ممبران ۵۴ فیصد
ہندو ۵۴ فیصد مسلمان ۱۰ فیصد کی اچھوت وغیرہ ہوں اور کوئی تجویز
ایسی پیش نہ ہو جو کسی کی تہذیب اور مذہب کے خلاف ہو اور جب تک
۱۲ مسلم ممبر اس کو حمایت نہ کریں اس پر بحث نہ ہو سکے۔ کیا آپ کے
نزدیک یہ فارمولہ منبہ نجات نہیں بن سکتا ہے
مہربانی فرما کر جواب سے جلد مطلع فرمائیے۔ مسلمانان گورکھپور جواب کے
بے حسنی سے انتظار کر رہے ہیں۔ والسلام

عبد العنان منٹاہری
مخدوم قاضی پور شہر گورکھپور۔

بدست کہ تہ پاکستانی سہ بہ جنات کو یکساں میں مہم جو رہے۔
 پاکستان کا دستور بنے گا۔ سو دستور میں سہ بہ جنات کو
 کریں گے اس میں پاکستان کی تہ ملی سہ دیکھ سہ بہ جنات
 نہیں رہیں گی۔ ہاں تقریباً سہ دیکھ سہ بہ جنات سہ بہ جنات
 کی انٹرنیٹ اس سے ہے کہ پاکستان کی تہ ملی سہ بہ جنات
 بلکہ مسلمانوں کو ایک مستحق قوم کی حیثیت پر سہ بہ جنات اس سے
 قومیت مساویانہ موہا ت کرے گی اور دوسری قومیں ان ہی موہا ت کے
 تحت اپنے اپنے ہاں انتظامات کیسے بہ مجبور ہوں گی دوسروں کے ہاں
 میں عدد کی قلت و کثرت کا اعتبار نہیں ہوتا پھر پاکستان کے مقصد
 ملک ہیں جن سے آزاد پاکستان موہا ت کرے گی دوسرے زیادہ قوت
 حاصل کر سکتا ہے۔

سے اس کا ج ب میرے اس مضمون میں موجود ہے جو مختصر اور
 میں چھپا ہے۔

شیر احمد عثمانی اردو پرنٹر
 ماروی انجمن کتب

میں یہ مضمون اس مجموعہ میں سہ بہ جنات اول درجہ ہے۔

مکتوب

نقل خیر مولوی ارشد الحق نساق کی تصدیق محلہ ونگ آباد

استاذی و مولوی دست بیک تم۔ سید سلیم مرثیہ مقدسیں۔
 ایک مذہبی گزشتہ کے لئے یہاں سے امید کہ حضور والہ تشریف
 جواب دہ تھے اور ان کے لئے کہ تو علم خیر سند رسد۔ ہائی رلیں
 کے سب سے دنیا میں تہ جو سبیلی اور چوں مجھے ہے غیہ نور و استہ بھی خفی
 نہ ہوگا۔ باکھون جب سے کہ حضور والہ کی طرف مکتوب کر کے نبی سلم لیگ لئے
 دن قنات و شہادت پوسٹر بند و ستر کے ہر ہر کو چوہائی میں پیاں
 کے جارہے ہیں ہمارے جیسے علماء پر رت اور خواہر حضور والہ کے عقیدت
 رکھنے والے سخت حیران و پریشان ہیں جبکہ ہندوستان کے اکابر اور مقتدر
 علماء کا نگریں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور کیا آپ کا یہ ارشاد ہے کہ کانگریس
 یا جمعیت العلمیہ کو سوائے مسلم لیگ کے کامیاب برائے سیاستا و رہنما نابالغ
 ہی نہیں بلکہ مسلمانوں اور اسلام کو سخت نقصان میں ڈالنا ہے یا غلط آپ کی
 طرف مکتوب کیا جا رہا ہے۔

سوال است

رسد سیاسی ضابطہ حضور کا کیا خیال ہے
 میں کانگریس کو یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ ہندوستان کو تباہ کرے گا۔

میں خود کو گزیرا ہوا ہے۔ یہاں پر توڑ سے کہہ دیا۔ یہاں تو

ترک کر دیا۔ یہاں سے خود کو گزیرا ہوا ہے۔ یہاں تو

بڑی نا اہل و پست و ذلیل و خوار ہے۔ یہاں تو
نا اہل کو پیر، پست و ذلیل کو پیر، یہاں تو
یہاں تو نا اہل کو پیر، پست و ذلیل کو پیر، یہاں تو

ارشاد ہو گا کہ بنی بن عقیل بن ابی اسد

قصہ مولانا اورنگ آباد۔ ہوم سوسائٹی ہوم سوسائٹی

جواب: حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد رضا، امت پر کاظم

علیٰ بعض اکابر کی بد تک یہ دعویٰ صحت سے کھر یا کھر پر یہ حکم نہیں دے سکتے
میں "یا" سے یہ تردید کی گئی۔ اس وقت مجھے لعل کو کہ میں نے کانگریس و غیرہ
میں یہ الفاظ تو میرے نہیں ہیں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ اس وقت میں یہاں
ناکامی مسلم قوم کے لئے بہت ضرور رہا ہے۔

میں۔ یہ جواب گزریگا۔

میں ان وقت مسلم لیگ کا میاں میں زیادہ توجہ ہے۔

میں یہ آپ کا قلاب خود و غبراہ۔ خالص غیرت کا رنگ ہے۔ میں یہاں
کہ چکا تھا کہ میں یہاں بتاؤں گا جو وہاں چکا ہوتا ہے۔

شبیر احمد رضا

مکتوب

نقل خطامہ از ناظم احمد رضا ریسہ تاسہ از سدر مہدیہ و شمسہ پاشا

دین تہذیبی و تمدنی ہوتا ہے

مذہب و ملت کے لئے خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے پیشانیوں کی صفائی

و امت پر ہے۔ سدر مہدیہ، ریسہ تاسہ و دیگر

اہل خدمت کے لئے خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

نویں درجہ کی خدمت کا سہارا ہے جس میں تہذیب و تمدن کے

رہتے ہیں، لیکن میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنا
 خدمت میں لے کر دیکھ کر سب کو سب کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 کر رہیں، اور جتنا کہ ایک کے ہوتے ہیں، تو اسے اس خدمت میں لے کر دیکھ کر
 بچاتے اور دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 بندہ غموم و مجبور و محال کو مشغور و منون و زندہ فتنہ و تشریف کا غموم
 اور اگر حضور فرمادیں کہ کسی جماعت یا پیر یا فی میں شریک نہ ہونا میرے
 لئے مفید ہے تو کسی میں شریک نہ ہونا میرے لئے مفید ہے۔

جواب از سطر العلامہ مولانا عثمانی دامت برکاتہم

۷۶

راہِ حق پر مسالہ اللہ تعالیٰ
 بعد از مسمون آنکہ خدا چاہی، انکہ اللہ تعالیٰ بہت کچھ کہتا ہے۔
 مرض کا نہ غیف اثر باقی ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی نہ رہے گا، یہ خبر ہے کہ
 جیتے ہیں، اسامہ نے لکھا ہے کہ قتل عدیہ منتہی کیا خدا اجالت آپ کیوں مجرم و
 غموم میں پڑ گئے۔ اور دوسرے لوگ کیوں حیران ہیں۔ اس کے مقاصد کیا
 ہوئے ہیں اور اس کے موجودہ طرز عمل پر کیا اعتراض ہے۔
 یہ مسلم لیگ و جمعیتہ العلماء ہند کا مقابروہ سب سے بڑا موقع ہے۔
 اس وقت بل لیگ کا ہر پاس سے ہے۔ کانگریس چاہتی ہے کہ ہندوستان کو
 کابلی سے یا نہ تو کثرت و ہندوئی یا ہندوئی کثرت و ہندوئی کے

کتاب ۱۲

نقل از جناب شورش صاحب رسالہ پورہ مالیکانہ

۷۷

اسلامی شریعت میں قیامت کا سوال

مالیکانہ کا نو میراث

محرم قبلہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب مدظلہ حالی اہل علم
رحمۃ اللہ وبرکاتہ! گذارش کہ عصر بدین کلمہ میں تیرے دو بیٹے جو تیرے
جدید حمویہ عمار اسد نام کے بدام سکتے دینے فرمیں، دیگر اہل مضمون سے
آغاز میں آپس جتنی باتیں کہیں، اس سے بھی کہ اتفاق نہیں ہیں جو
میں مسلم لیگ کی حمایت میں جتنے دانش ور ہیں، ان کے ہر ایک کا حیرت انگیز
مسلحہ ایک اس کی اثر نہیں۔ شرمناک بات ہے کہ اس وقت ملک کے رتھو
سوادا غنموں سے، بعد اسی طرح جس طرح نام نہاد سیدنا امام حسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے فضول مسلمانوں کی اکثریت نے یہ کہہ کر تھوڑے ہی پہاڑ
پر سے اس پر کیا ہوتا ہے کہ یہ سو، انہی کے جو کہ سو سو کے ہیں، وہ سب سب
تو ننو ذبا اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بھائی
مدنی نے بہت میں جو حالت دیکھی، ان کے بھائی نے ان کے سب سے
اچھے بیان میں ان کی صورتیں فرمائی، قرآن مجید میں جس نے

برہان بر سر مسدود نہ تکتہ

میں نے اپنی مضمون میں سو... کثرت کوئی بحث نہیں کی اس سے پہلے جو باقی
کی جیسے ضرورت نہیں تھی بلکہ یہ مسدود نہ تکتہ بہت بہت ضروری جہاں وہ
دوسرے کا بریک پر برا عدد کر رہے ہیں کہ اس میں اس کی نجات اسی میں ہے
کہ قرآن کریم کی ہدایات و تہدات کا تعلق ان کے عمل سے ہے کہ خدا ہی ہے
توفیق ہوگا جو جیسے کہتے ہی علم ہیں یہ وہ وہوں کو شب روز نصیحت کرتے ہیں مگر
حسد اور حسد کی چیزوں میں اس کے موافق نہیں۔ یہ ان کے شیریں نے اسی کا کار
کیا تھا تو اعدائے کین جہود پر ضرب دینا بیگناہ۔

مقصود یہ ہے کہ شخص باہمی سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا۔
باقی یہ کہان سرور شدہ کہ اس کی ان حد تک ترقی ہو سکتی ہے کہ اس کی تفصیل
آپ نے پڑھیں گی کہ اس کے قلم کی حافی۔

یہ بات رشتہ میں نہ ہونے سے بہت بد نہیں وہاں میں بڑے بڑے سماج دین اور
نامہ بین میں سو جو کہ ہیں لیکن یہ میں جو باقی دیکھ چکے ہیں اور انہی
ریاست بن دور رس اصول مکرر دیکھ رہے ہیں اس کی مہارت تمام بہت سے
علم کو حاصل نہیں۔ اگر کہ بعض بھی شہادت ہے اسے اس کا تو بھی مکمل ہو گیا
فرض کیجئے ایک ایسے بڑے بڑے دست عام باوجود اپنے عظیم علم و تقویٰ کے لیکن
یا ہوائی جہاز کا استعمال کرنا نہیں جانتا تو اگر ایسے شخص سے یہ کام لیا جائے جو اس کا
ہو تو علم دین کا ماہر نہ ہو تو اس میں اس کی کچھ تنقید نہیں۔
آپ نے شاید سنا ہوگا کہ غزوہ قسط طہ کی جو بشارت صحیح بخاری کی حدیث میں آتی ہے

اس کا یہ سر نیز بدین مودیت اور سنی کرند میں حضرت ابو یوسف امدادی بھی
 ستر تالی عنہ و تالیف و تدوین بہ کہ مر سب سے تھے ان کی خدمت میں حضرت ابو یوسف کی
 وفات ہوئی اس وقت تک کے پاس تک کے قریب ان کے گھر تھے تو کیا کوئی مسلمان یہ
 کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ حضرت ابو یوسف جیسے بڑے اور ہزار پاتالین کی موجودگی
 میں یہ سب کے زیادہ فضل تھا چھوڑ سکی قیادت میں جنگ کرنا جس طرح ان بزرگین
 افراد نے قبول کیا۔ ورنہ کیوں جاسیے خود حضرت مولانا حسین احمد صاحب
 مدنی در دومس کو بی بیہوشی میں سے شہداء میں مسلم لیگ بائیسویں بڑے
 شریک ہو کر اس جناح کے ساتھ وقت و قہر میں کہ تقدیر شد و مد سے چھوڑا جس
 قسم کے بیانات آئے اس کے خلاف دیتے جا رہے ہیں اس وقت اس کی مہلت میں ہے
 بلکہ یہ سب جو آپ ستر جن اور لیگ والوں کے بیان ذرا سب ہیں اس وقت
 بھی موجود تھے اب اگر کوئی مسلمان اس کے ساتھ لیگ میں شرکت کرتا تو کیوں
 مورد عتاب و سبب و رسد

شہر حیدرآباد ذیابند ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

مکتوب

نقل خواجہ حکیم شہید صاحب از مراد آباد

ذوق انہی کے لئے ہے مولانا محمد کم سنو

اسلامیہ تنظیم کے لئے ہے مولانا محمد کم سنو

[illegible]

جواب رسالت احمدیہ شائق دامت برکاتہم

در کرم و امت مشاہیر

مد سید مسیحیہ بنی اسرائیل

میں نے اس بار کے جواب میں فرمایا ہے کہ جو لوگ ان کی غیبت میں
زیادہ سے وہیں کے وقت پر توجہ دے رہے ہیں کہ اس کے بارے میں سچی بات
تین تین ٹکڑوں پر پیش کرنا چاہیے۔ اس میں سب کے لئے چھوٹا کتاب
سیاسی گفتگو بھی ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ اس کے بارے میں جو معلوم ہے کہ اس
سازش کے تحت اس کے طریقے کیا ہیں۔ اس کے جواب میں اس وقت میں اس کے
بہرہ دہندگان کا سیاسی سفر انہی انگریزی ٹیسٹ ہوئے حضرات کی درخواست پر
گواہ فرمایا۔ اور جو سب سے زیادہ اس کی طرف توجہ دے رہے ہیں یہ اٹھائے گئے کہ
اسے نہ تو اس وقت میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
ہڈیاں پھیل چکی ہیں۔ اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
میں تو میں نے اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں

اس کے بعد اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
بڑے ہی جمعیہ نے پورے زور شور کے ساتھ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں جو اس
مسٹر محمد علی جناح کی قیادت اور ہدایت میں قومی شریک ہو کر لیگ کی انتہائی طاقت
شرعی اور سیاسی حیثیت سے فرمائی جبکہ عامہ مسلمین اس میں اس قدر تعداد میں
شریک بھی نہ تھے۔ اس وقت بھی یہی مغرب دہانوں اپنے انہی اعمال و عقائد کے
ساتھ پیش پیش تھے۔ اس وقت یہی خیال کیا گیا کہ محمد علی جناح آجکل کی سیاست

من و افتد که تو کم گشت. بر سبب آن که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 صارت گشته و بفرموده و فایده این است که به چهره و زلف و آرایش که در
 بختی و بوی که در آن است که در این میان تو در شرمیت و رنجی

مرد و زن که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 و در وقت کار تجویز مشورت می دهی می دهی که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 شات سوخته می بینم قدت خجسته است در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 می رسد جوهر می می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 جاب که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 بس که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 مقصدی که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 ده بند و یک سبب که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 کلامی که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی
 اگر رنجی که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی

سبب که من می بینم سبب کی در میان سبب رنجی چای تو که در این میان تو در شرمیت و رنجی

مکتوب

بسم الله الرحمن الرحیم

خداوند عز و جل که در این میان تو در شرمیت و رنجی

[illegible]

[illegible]

جواب از حضرت علامہ عثمانی دامت برکاتہم السلام علیکم

خط۔ مگر اس خط کی طرز تحریر اور اس پرٹ وہ نہیں جو پہلے خط کی تھی ہر ایک پڑھنے والا اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ خط۔ مولانا کے خط میں دلائل کو نے ہیں محض ایک اپنے رسالہ کا حوالہ دیا ہے دلائل ساسنے ہوں تو ترجیح کی بحث ہو۔ میرے متعدد مضامین اس سلسلہ میں چھپ چکے ہیں ان میں بہت سے جہاں کا جواب موجود ہے۔

جو حالت مسلم لیگ کی آج ہے وہی اس وقت بھی تھی جبکہ میں خط۔ جنکو آج گورنمنٹ پرست کہا جاتا ہے وہی اکابر لیگ سمجھے جاتے تھے۔

جمیہ علماء دہلی نے اس کی تائید حیات ہرزہ و طریقہ پرکاشی سے اور وہ ہی اکابر لیگ سمجھے جاتے ہیں ان ہی کی قیادت و سیادت اس وقت تھی۔ ستر جناح انواب اسماعیل خان صاحب راجہ محمود آباد۔ چودھری خلیق الزماں اور سر ظفر اللہ ظفر قادیانی۔ سب اس میں شریک تھے۔ انہیں سے اکثر آج اسکے قائد ہیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے کانگریسی رہنما بھی اسے ٹوٹ کر لیگ میں آچکے ہیں۔ اور عام مسلمین کی جو تعداد آج اس میں شریک ہے اس میں اسکا عشر عشر بھی شریک نہ تھے۔ پھر جب مولانا حسین احمد صاحب ادرافتی صاحب وغیرہ اکابر علماء اس میں شریک ہوئے اور اسی کی کمانڈ میں ایکشن لڑایا اسکے ایک ماہ بعد ہی وہ سب جو حکومت کے مخالف تھے حکومت پرست بن گئے اور اگر بالفرض ایسا ہوا تو تمام مسلمین کی طاقت نیز انہماک وہ

تفہیم سے ان کو راہ راست پر لانے یا علیحدہ کرنے کی کوشش کیوں نہ کی جو امام تو بہر حال علماء کے ساتھ تھے۔ ان کو الگھوں کی تعداد میں ۳۰ والا ممبر بن کر اپنی اکثریت حسب آئین انکو مجبور کرتے کہ وہ سیدھے جلیں یا علیحدہ ہو جائیں۔ آخر کانگریس وہ کیا امید رکھتے ہیں کہ مٹھی بھر مسلمان تمام غیر مسلم عناصر کو مسلم مفاد کے حق میں سیدھا کر دیں

داروپا اسکیم کی مذمت تمام مسلم جماعتوں بالاجماع کی آج تک کانگریس اسکی تفسیح نہ کر سکے۔
 حکومت کی ساتھ ساز باز مسلم لیگ کا ہے یا کانگریس کا | ۷ | مسئلہ کیا اس کا ثبوت دیکھتے ہیں کسی
 ایک آدھ مقام کا جزئی ذکر نہیں دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکام اس وقت ہندوؤں کی
 مدد پر ہیں جب آپ اس کا ثبوت پیش کریں گے کہ عموماً حکام یا حکومت لیگ کی مدد
 کر رہی ہے تو اسکے مخالف دعویٰ رکھنے والے بھی ایسا ثبوت پیش کر نیسے قاصر نہ رہیں گے۔
۵۔ ٹوڈی کی تعریف کیا ہے۔ اس تعریف کی مطابق آپ اسکا ثبوت پیش کیجئے کہ
 سب امیدواران لیگ ٹوڈی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ لیگ کی حمایت کرنیکا انکی طرف سے
 ایک باعث یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پچھلے ڈھائی سالہ عہد وزارت میں ہندوؤں نے جو
 مظالم فقیر مسلمانوں پر کئے وہ ناقابل برداشت تھے۔ اور ہندو اس وقت عریاں کر
 اپنی اصلی ذہنیت کا مظاہرہ کرنے لگے نیز یہ بالکل واضح ہو چکا کہ ہندو قوم یہ چاہتی
 ہے کہ ملک کو پوری آزادی ملے یا نہ ملے لیکن مسلمانوں کے گلے سے اکثریت کی غلامی
 کا طوق کبھی اور کسی جگہ نہ لگنے نہ پائے۔ اس لئے ان لوگوں نے مسلم لیگ میں شامل نہایت کیا
 آج حضرت شیخ الہند زندہ ہوتے تو مسلم لیگ کی حمایت کرتے | ۷ | معلوم ہوا کہ اگر کسی صحیح
 سیاسی مصلحت کیلئے ان مغربی تہذیب کے ساتھ مل کر کام کیا جائے تو بقول آپ کے
 علماء کے وقار و اقتدار کے دشمن ہیں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ لیگ کے حامی یہ کہتے
 ہیں کہ اب وہ درجن سے حضرت شیخ الہند بے چین تھے دگنا ہو گیا ہے۔ پرانا درد تو جوئی
 توں بہا اور زیادہ مسلمان کے پہلو میں ہمایہ قوم کی طرف سے اٹھا ہے۔ جو چاہتی ہے
 کہ انگریز کی اتالیقی اور نگرانی میں مسلمانوں کو دائر انگریز کے ساتھ اپنی اکثریت
 کا غلام بنائے رکھے۔ شملہ کانفرنس کے بعد یہ چیز بالکل نمایاں ہو چکی ہے۔ اب اگر

حضرت شیخ زندہ ہوتے تو پہلے سے زیادہ ان مسلمانوں کا تعاون حاصل کرتے جو بقول آپ کے علماء کے اقتدار کے دشمن ہیں۔

۷۔ ایک طرف سے تمام مسلمانوں کی نیتوں پر حملہ کرنا مناسب نہیں۔ پاکستان کی حمایت تو وہ کر لگا جو کانگریس اور حکومت دونوں کے نقطہ نظر سے علیحدہ ہوگا۔ کیا موجودہ وائسرائے بہادر کی کلکتہ اور راولپنڈی والی تقریریں آپ نے نہیں پڑھیں جن میں اسی نقطہ نظر کی تائید کی گئی ہے جو کانگریس کا ہے یعنی وحدانی حکومت۔

۸۔ محض رجحان بالغیب دعویٰ بے دلیل سے کوئی شخص قائل نہیں ہو سکتا۔ تمام ذمہ داران لیگ کی تقریریں اور لیگ کا نصب العین پڑھے تو اس دعویٰ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ ایسے بے دلیل دعویٰ کرتے چلے جانا ایک حق پسند کیلئے زیبا نہیں۔ استخلاص وطن کی مساعی سب کے نزدیک ضروری ہیں مگر ساتھ ہی سلم قوم کا استخلاص بھی ضروری ہے۔ لیگ کہتی ہے کہ کانگریس آج پاکستان کا منصفانہ مطالبہ تسلیم کرے پھر کل ہی آپس میں معاہدہ کر کے استخلاص وطن کے لئے مل کر جنگ کریں۔ ایسے مسلمان کسی سے پیچھے نہیں گئے۔

۹۔ جواب دہ سے واضح ہوگا کہ ہندو کی طرح مسلمان قوم بھی اپنا ایک آزاد مرکز چاہتی ہے اسی کے ساتھ وطن کی آزادی میں پورا تعاون کرنے بلکہ آگے بڑھنے کیلئے تیار ہے۔

اس طرح حامیان لیگ دونوں دشمنوں سے نجات حاصل کرتا چاہتے ہیں۔ ایک کو نکال کر دوسرے کی یا بیک وقت دونوں کی دائمی غلامی میں رہنا نہیں چاہتی۔

۱۰۔ کیا مولانا شہیدؒ اسے پسند کرتے ہیں کہ تمام ہندوستان کی مخلوط مرکزی حکومت میں ۴۴ فیصدی نہیں بلکہ غیر مسلم چالیس میں سے تیس ہوں۔

۱۱۔ اس کا مفصل جواب از مجاہد کے فارمولہ پر بحث میرے تازہ مضمون میں

جو ابھی چند روز پہلے منشور وغیرہ میں چھپا ہے ملاحظہ کر لیا جائے۔

۱۳۔ تمام ذمہ داران لیگ کے بہت سے اعلانات اس بارہ میں ہو چکے ہیں کہ ہارابر و گرام قرآن کریم ہے اور خالص شرعی معاملات میں مسیوں کے علاوہ خلیوں کے مجتہدین کا فیصلہ مقدم رکھا جائیگا۔ میں اپنی ذاتی رائے کا پابند کسی کو نہیں کہتا۔ اگر وعدہ خلافی کریں گے تو کانگریس سے کون عہدہ و مواعید کی پابندی کر سکتا ہے اس سے کچھ زیادہ ہم مسلمانوں کے وعدوں کا اعتبار کر سکتے ہیں۔ پھر مولانا سے کیا وعدے کئے تھے جنکی خلاف ورزی کی گئی اب اگر کانگریس اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کرے تو وہاں کیا کریں گے۔

ازراہ کرم میرے سب مضامین مطبوعہ کہیں سے حاصل کریں کے مطالعہ فرمائیں ورنہ اتنا وقت میرے پاس نہیں کہ ایسے لمبے خطوط کا ہر ایک کو جواب علیحدہ علیحدہ لکھ کر بھیجا کروں اور اس کی نقول رکھوں۔

از دیوبند
۱۲ فروری ۱۳۳۷ھ

سلم لیگ پر ٹیکہ پڑیں دہلی